بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے

”ذٰلِکَ خَیْرٌ
لِبَاسُ التَّقْوٰی“

گل احمد ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ

ارشادات حضرت شیخ الحدیث مدظلہ

ضبط و ترتیب ۔ حافظ محمد ابراہیم فانی

برکات و ثمرات علم دین

مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۸۷ء بروز جمعہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ دارالعلوم حقانیہ کے تین فضلاء مولانا سید عبدالبصیر شاہ و مولانا عطاء الرحمن و مولانا عزیز الرحمن کی تقریب دستاربندی میں شرکت کے لئے شب قدر تشریف لے گئے۔ اشتہارات کے ذریعہ حضرت کی آمد کی اطلاع دی گئی تھی اس لئے حضرت کو ایک جھلک دیکھنے کے لئے دور دراز علاقوں سے لوگ بسوں اور ویگنوں کے ذریعہ شب قدر آئے تھے۔ حضرت کی طبیعت میں اس دن کافی انبساط تھا۔ عصر کی نماز کے بعد تقریب دستاربندی شروع ہوئی۔ اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں سپاسنامہ سنایا گیا جس میں باوجود ضعف و نقاہت کے آپ کی تشریف آوری پر کلمات سپاس کے علاوہ اس بات کا بھی ذکر تھا کہ یہ علاقہ مجاہد اعظم حضرت حاجی صاحب ترنگزئی کا مسکن رہا ہے۔ آپ کی تشریف آوری سے حضرت حاجی صاحب مرحوم کی روح کو یقیناً خوشی محسوس ہوگی۔ اور مستقبل کا مورخ اس روحانی قران السعدین کو نہایت اچھے انداز میں خراج تحسین پیش کرے گا۔ حضرت نے اس موقع پر جو پرمغز خطاب فرمایا وہ نذر قارئین ہے۔ (محمد ابراہیم فانی)

(خطبہ مسنونہ کے بعد) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان حبیبتان الی الرحمٰن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان. سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم

آپ بھی ساتھ پڑھیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

نضر اللہ امرءً سمع مقالتی فوعاها و اداها کما سمعها۔

محترم بزرگو! یہ میری بہت بڑی خوش قسمتی سعادت اور نیک بختی ہے اگرچہ امتداد مرض کی وجہ سے تقریباً تین چار سالوں میں میرا جلسوں وغیرہ میں رفت آمد بہت کم ہے۔ یہ شب قدر کا علاقہ اللہ تعالیٰ اس کو آباد رکھے۔ اس دور میں جب کہ حاجی صاحب ترنگزئی مجاہد اعظم کا انگریز کے ساتھ مقابلہ تھا۔ انگریز نے کہا تھا کہ اگر مرغ اذان دے یا نہ دے لیکن صبح ضرور ہوگی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ میں اس علاقے پر قبضہ کروں گا۔ مگر خدا کی قدرت ہر ایک پر غالب ہے۔ اللہ جل جلالہ نے انگریز اس کے پلٹن اس کے رسالے تباہ و برباد کئے۔ ان ایام میں جب کہ حضرت حاجی صاحب بقید حیات تھے۔ اللہ نے ہمیں ان کی ملاقات سے مشرف فرمایا اور ہم نے یہ علاقہ شب قدر دیکھا۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ مبارک وقت دوبارہ لوٹایا۔ وہ دور ہمیں یاد آیا کہ مجاہدین کے گڑھ مرکز مجاہدین اور باطل شکن قوم کے ساتھ ایک زمانہ بعد ملاقات ہوگئی۔ یہ میری نہایت خوش قسمتی ہے۔ میں آپ کو کیا عرض کروں میرے بارے میں جو عظیم الشان کلمات ان بزرگوں نے فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے کہ مجھ جیسے گناہ گار کے متعلق اس حسن ظن کے کلمات بیان کئے۔

یہ حقیقت ہے کہ اللہ نے دین نازل فرمایا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اللہ فرماتے ہیں۔ یہ ذکر میں نے نازل فرمایا ہے۔ اور میں ہی اس کی حفاظت کروں گا۔ یہ خدا کی شان ہے۔ ابتدا تاریخ کا آپ مطالعہ کریں۔ خلفاً راشدین کے دور کے بعد دین کی خدمت کا ضعفاء و کمزور اور مجھ جیسے بوڑھوں اور نابیناؤں جو راستہ پر بھی نہیں جا سکتے نے دفع خشیا یہ خدمت اللہ نے بادشاہوں سے نہیں لی۔ امراء سے نہ لی۔ اس لئے کہ کل لوگ یہ نہ کہیں کہ اسلام دنیا میں بزور سلطنت پھیلا ہے۔ کوئی یہ نہ کہے کہ اسلام دنیا میں طاقت کے بل بوتے پر پھیلا ہے نہیں بھائیو! یہ عاجزوں، مسکینوں، فقراء اور ہم جیسے لولے لنگڑوں۔ یہ ہم دین کی حفاظت نہیں کرتے بلکہ دین کی حفاظت خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں۔ لیکن اس کی برکت سے ہم بھی محفوظ ہیں۔ بالفرض اگر ایک دشمن شبقدر کے علاقے پر اعلان کرے۔ کہ میں اس پر بمباری اور گولہ باری کروں گا اور حکومت وقت اعلان کرے کہ ہم نے آلات حرب اور آلات مدافعت اردگرد پھیلائے ہیں۔ یہاں پر بم نہیں پھینک سکتے۔ تو اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میں بچ جاؤں تو اس کو چاہیئے کہ اس کو پہنچ جائے جب وہ اس محفوظ مقام میں پناہ لے تو وہ بھی پرامن ہوگا۔

تو میں آپ کو کیا عرض کروں۔ قرآن مجید کی حفاظت اللہ رب العزت نے کی ہے۔ قرآن کے الفاظ کی حفاظت کے لئے اللہ نے حفاظ پیدا کئے۔ لب ولہجے کی حفاظت کے لئے قراء اس کے مفاہیم و مسائل کے

استنباط کے لئے فقہاء کرام۔ اس کے اعراب و بنا اور حرکات کے لئے نحوی حضرات۔ صیغے کی تفصیلات کے لئے علماء صرف اللہ نے پیدا کئے ہیں۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی خدمت کے لئے مختلف جماعتیں پیدا کی ہیں۔ آپ لوگ خوش قسمت ہیں اللہ آپ کو اجر دے۔ یہ ہمارے بھائی جن کی دستار بندی کی گئی و دیگر فضلاء کرام جو یہاں موجود ہیں یا ملک کے دیگر حصوں میں مقیم ہیں۔ یہ اللہ کی مہربانی ہے۔ ہماری حفاظت دین کی برکت سے کر رہے ہیں۔ دین کی حفاظت ہم نہیں کر رہے بلکہ دین کی وجہ سے ہم محفوظ ہیں۔ ہماری حفاظت دین کی وجہ سے ہو رہی ہے۔

میرے بھائیو! یہ اللہ کا فضل ہے کہ پروردگار جل جلالہ نے ہم اور آپ کو دین کی خدمت کا موقع بخشا فرمایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان تمام علماء ان تمام فضلاء اور ان تمام رہنمایان قوم کی عمر میں برکت فرما دے۔

محترم بھائیو! اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ہمیں اس نے بشکل انسان پیدا کیا۔ اور پھر بصورت مسلمان۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں محسوب فرمایا۔ اللہ کا بڑا کرم ہے۔ اگر ہم کو گندی نالیوں کے کیڑے مکوڑوں کی شکل میں پیدا کر دیتا تو ہمیں یہ حق نہ پہنچتا کہ ہم شکایت کرتے۔ کہ ہمیں کیوں کیڑوں کی شکل میں پیدا فرمایا۔ یہ اللہ کی مہربانی ہے۔ کہ ہم اور آپ کو دین کی خدمت اور دین کی خوشی میں علماء کرام کی دستار بندی میں شرکت کا موقع دیا۔

محترم بھائیو! یہ دستار بندی جن فضلاء کی کرائی گئی اور یہ دوسرے اکابرین یہ وہ لوگ ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی ہے کہ نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعاها واداها کما سمعها۔ اللہ تعالیٰ تر و تازہ اور سرسبز و شاداب رکھے اس شخص کو جس نے میرا کلام اور مقالہ سنا۔ اس آدمی کو اللہ تعالیٰ دنیا میں قبر میں آخرت میں اور ہر منزل و مرحلہ میں تر و تازہ رکھے۔ میں آپ کو عرض کروں کہ قرآن و حدیث کی برکات ہیں۔ کہ امام بخاری جب انتقال فرما گئے تو ان کی قبر سے مشک و عنبر سے زیادہ خوشبو آ رہی تھی۔ زائرین آپ کی قبر سے مٹھی بھر مٹی لے جاتے تو عرصہ تک وہ قبر کافی حد تک خالی ہو جاتی۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں قرآن و حدیث کی خدمت کی بدولت یہ مقام عطا فرمایا۔ زندگی میں تو چھوڑو بعد از مرگ بھی ان کی قبر معطر تھی۔ اور لوگ اس سے خوشبو حاصل کرتے۔ پھر وہ لوگ جو ان کے خادم تھے انہوں نے دعا کی۔ کہ اے خداوندا امام بخاریؒ کی یہ کرامت مخفی فرما۔ کیونکہ ہر روز یہ قبر خالی ہو جاتی ہے۔ اور ہم اسے بھرتے ہیں۔ اس واسطے انہوں نے چھ ماہ بعد دعا مانگی۔ میں آپ کو عرض کروں۔ کہ قرآن و حدیث کی خدمت

جن لوگوں نے کی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے اور وہ یقیناً مقبول ہے کہ نضر اللہ امرأ سمع مقالتی پروردگار ترو تازہ رکھے۔ دنیا میں، قبر میں، برزخ میں اور آخرت میں۔ یہ جماعت علماء و محدثین۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس دعا کا مصداق بنا دے۔ میں کبھی کبھی اپنے طالب علموں کو کہتا ہوں کہ دیکھو۔ متوسط درجے والے لوگوں سے آپ کے کپڑے سفید ہیں۔ ان سے آپ کی خوراک معتدل درمیانہ اور بہتر ہے۔ یہ کس چیز کی برکت ہے یہ برکت ہے اس دعا کی، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ علماء کی خوراک ان کا لباس۔ طلباء کی خوراک و پوشاک دنیا میں بھی بارونق و باعزت اور قابل فخر ہے۔ اور آخرت میں بھی۔

یہ جن فضلاء کی ہم نے دستار بندی کرائی جب یہ لوگ قیامت کے دن اٹھیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ آپ اکیلے جنت میں نہ جائیں بلکہ آپ کے ساتھ جو لوگ آپ کے پسندیدہ ہوں، میدان حشر میں آپ ان کا انتخاب کریں اور اپنے ساتھ لے جائیں۔ اب جو یہاں تشریف لائے ہیں انشاء اللہ ہما را یقین ہے کہ ان کی معیت میں جب یہ لوگ جنت جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ آپ اکیلے جنت نہ جائیں بلکہ وہ لوگ وہ جماعت جنہوں نے آپ کی قدر کی ہے۔ دین کے ساتھ ان کی محبت تھی۔ آپ ان لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں۔ اور جب قبر سے اٹھیں تو سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ان پر سایہ فگن ہوں گی۔ اور یہ لوگوں پر دھوپ ہوگی۔ لیکن وہ حفاظ جنہوں نے سورتیں یاد کی ہیں۔ قرآن یاد کیا ہے۔ حدیث پڑھی ہے۔ یہ لوگ عرش کے سایہ تلے ہوں گے۔ اور جنت میں جائیں گے۔ اکیلے نہیں جائیں گے۔ بلکہ اپنے رفقاء، اللہ ان کو فرمائیں گے کہ ان کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔

اگر اس دنیا میں کوئی شخص کمشنر بنے۔ گورنر بنے۔ وزیر بنے تو وہ ایک شخص کو پھانسی کے تختے سے اتار سکتا ہے؟ گورنر بھی اس کو اتار نہیں سکتا، بشرطیکہ قانون ہو۔ لیکن یہ اصحاب جن کی اب دستار بندی ہوئی ہے ان کے والدین کے سر پر تاج رکھا جائے گا۔ اس تاج کا ایک ایک موتی سورج سے زیادہ چمکدار ہوگا۔ اور اکیلے نہ ہوں گے بلکہ ہم اور تم، تمام سامعین و حاضرین مجلس کے بارے میں یہ لوگ کہیں گے کہ یا خدایا یہ ہمارے ساتھی تھے۔ دور دور سے ہمارے حوصلے بلند کرنے کے لئے آئے تھے خدایا ان کو جنت میں داخل فرما۔ اللہ تعالیٰ ان کو فرمائیں گے کہ آپ آگے ہو جائیں یہ تمام جنت میں جائیں گے اللہ ہمیں ان فضلاء، ان علماء کی برکت سے جنت میں داخل فرمادے۔

میرے بھائیو! یہ دستار بندی جو ہم نے کی۔ یہ کوئی معمولی شئے نہیں۔ یہ نبی علیہ السلام کے وارث

ٹھہرے اور جن مدرسین نے ان کی دستار بندی فرمائی انہوں نے ان کی قابلیت پر اعتماد کیا۔ یعنی ان میں حق گوئی کی قابلیت موجود ہے۔ ان کے مواعظ ان کے مسائل پر ہم نے اعتماد ظاہر کیا۔ یہ درجہ جوان کو ملا یہ نہ وزارت ہے نہ صدارت ہے نہ گورنری ہے۔ نہ جبہ نبیلی ہے تو پھر یہ کیا ہے بھائیو! اگر ایک شخص مال و دولت کا مالک بن جائے تو زیادہ سے زیادہ یہ کہیں گے کہ یہ قارون کا وارث ہے۔ اگر کوئی وزیر بنا تو یہ ہامان کا وارث ہوا۔ اس کے درجہ کو پہنچا۔ کیونکہ ہامان فرعون کے زمانہ میں وزیر اعظم تھا۔ اگر کسی کو صدارت یا بادشاہی ملے تو ہم کہیں گے کہ یہ نمرود اور فرعون کا قائم مقام ہے۔ لیکن یہ علم جس نے حاصل کیا تو یہ کیا چیز ہے۔ یہ پیغمبروں کا وارث ٹھہرا جو علم انبیاء سے مخصوص ہے تو وہ وحی کا علم ہے پیغمبر کو جو وحی آئی۔ متلو وحی۔ وغیر متلو وحی۔ تو یہ دستار بندی جو ہوئی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے یہ وحی سیکھی ہے۔ وہ علم وحی انہوں نے مدارس میں علماء سے سیکھی۔ کتابوں سے سیکھی۔ اب یہ بڑا تاج ہمارے اور ان کے سروں پر رکھا گیا کہ یہ پیغمبروں کے وارث ہیں۔ پھر جو خصوصیات پیغمبروں کی ہیں ان کی پیروی ہم کریں گے۔ جیسی زندگی پیغمبر نے گذاری ہے۔ اسی طرح زندگی ہم گذاریں گے۔ پیغمبروں نے جتنا تحمل سے کام لیا تھا اتنا ہم بھی برداشت کریں گے اور ان کے نقش قدم پر چلیں گے۔

محترم بھائیو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر میں کسی سے اپنا انتقام نہیں لیا۔ سوائے ابی ابن خلف کے جو کافر تھا۔ اس نے بھوک ہڑتال کی تھی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کروں گا اس وقت تک میں کھانا پینا اور سایہ میں نہیں بیٹھوں گا۔

جب یہ میدانِ احد میں سامنے آیا تو حضورؐ نے صحابہ سے فرمایا اسے چھوڑ دو یہ کب تک بھوکا پیاسا دھوپ میں پھرے گا۔ جب یہ قریب آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نیزہ اپنے ہاتھ میں لیا۔ اس سے ابی بن خلف کو مارا۔ جس سے معمولی خراش اس کی گردن میں آئی۔ اس نے چیخ ماری اور تڑپنے لگا۔ لوگوں نے اسے کہا کہ تم عجیب آدمی ہو ذرا سی خراش پر دھاڑیں مارکر رو رہے ہو اور تڑپ رہے ہو۔

اس نے کہا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ کس کا نیزہ تھا۔ یہ وار اور یہ نیزہ محمد رسول اللہ کا تھا۔ اگر میں اس پر نہ روؤں تو پھر کون روئے گا۔ پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ نے بڑی طاقت عطا فرمائی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بخاری شریف میں آیا ہے۔ کہ ان کے پاس عزرائیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ میں آپ کی روح قبض کرتا ہوں۔ وہ اس وقت کچھ مراقبے میں تھے۔ اور قانون یہ ہے کہ جب پیغمبروں کے پاس حضرت عزرائیلؑ

جاتے ہیں تو پہلے سلام کہتے ہیں پھر اجازت چاہتے ہیں۔ بعدازاں انہیں اختیار دیا جاتا ہے کہ آپ دنیا میں رہنا پسند کرتے ہیں یا آخرت۔

تو قبل اس کے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں اجازت دیدے۔ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو انبیاء کی شان دکھاتا ہے انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کی روح قبض کرتا ہوں۔ یہ اس طرح ہے جس طرح ہم یہاں ایک جگہ بیٹھے ہوں۔ ایک آدمی یعنی دشمن آجائے اور وہ کہے کہ میں تم کو قتل کرتا ہوں۔ آپ کو مارتا ہوں۔ تو تم اسے کہتے ہو کہ جاؤ تم مجھے کیا مارو گے؟ تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کی روح قبض کرتا ہوں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم میری روح قبض کر سکتے ہو؟ اسے ایک مکہ مارا جس سے ان کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تو عزرائیل خدا کے پاس گئے۔ اور عرض کیا کہ آپ نے مجھے ایسے شخص کے پاس بھیجا ہے کہ اس نے تو میری آنکھ نکال دی ہے۔ تو اللہ پاک نے فرمایا کہ اے عزرائیل تم تو خود اولوالعزم فرشتہ ہو۔ تم نے قانون کی خلاف ورزی کی تم پہلے اس کے پاس جاؤ اور سلام کہو۔ پھر اجازت مانگو۔ اس کے بعد اس نے جو کچھ تمہیں کہا تجھے معلوم ہو جائے گا۔

چنانچہ حضرت عزرائیل علیہ السلام دوبارہ ان کے پاس گئے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ خدا نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ پھر انہیں سلام کیا اور کہا کہ آپ دنیا میں رہنا پسند کرتے ہیں یا آخرت میں۔ اگر دنیا میں رہنا پسند ہو تو اپنا ہاتھ دُنبے کی پیٹھ پر رکھیں۔ جتنے بال آپ کے ہاتھ میں آئیں تو ہر بال کے مقابلہ میں آپ کی عمر ایک سال بڑھ جائے گا۔ اگر ایک لاکھ بال ہوں تو آپ کی عمر ایک لاکھ سال بڑھ جائے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ پھر کیا ہوگا؟ تو حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا۔ موت۔ کل شیٔ ھالکٌ الا وجہہ کل من علیہا فان تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا الآن۔ جب پھر مرنا ہے تو اس وقت بہتر ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت مراقبہ میں مشغول تھے اور عزرائیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ میں آپ کی روح قبض کرتا ہوں تو انہوں نے غصہ میں آکر ایک مکہ رسید کیا انہوں نے خیال کیا کہ یہ کوئی میرا دشمن ہے جس سے ان کی آنکھ پھوٹ گئی۔ تو حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ تو حضرت عزرائیل تھے جن کی آنکھ پھوٹ گئی واللہ العظیم۔ اگر یہ وار سات آسمانوں اور زمینوں پر کرتے تو یہ تمام آسمان و زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے۔ میں آپ سے کیا عرض کروں۔ پیغمبروں کو خدا نے کتنی قوت دی ہے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر کسی سے انتقام نہیں لیا۔ سوائے ابی بن خلف کے۔ کیونکہ اس نے بھوک ہڑتال کی تھی تو اس کی تکلیف کی وجہ سے حضور نے اسے جلد از جلد واصل جہنم کر دیا۔

میرے محترم بھائیو! ان علماء وفضلاء کی دستار بندی جو ہم نے کی۔ اللہ اس میں برکت ڈالے۔ میرے بزرگو! آپ کو بخوبی علم ہے۔ علم کی خدمت جس طرح حضورؐ نے کی ہے وہ فرماتے تھے:

لا اسئلکم علیہ من اجر اے لوگو۔ میں آپ سے تنخواہ وغیرہ نہیں لیتا۔ اجر نہیں لیتا۔ صرف یہ کہتا ہوں کہ قولوا لا الٰہ الا اللہ

ہم اور یہ فضلاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے میراث میں ورثاء کو حق نہیں دیا اور فرمایا:۔

نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ

یہ صدقہ ہے۔ تو میراث نبی علیہ السلام اپنے وارثوں کو نہیں دی۔ تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ میراث یہ بھی ایک منفعت ہے۔ اور فائدہ صرف ایک خاندان کو پہنچا۔ زکوٰۃ اسلام میں ایک بڑا شعبہ ہے۔ لیکن نبی علیہ السلام نے اپنی اولاد پر زکوٰۃ منع فرمائی۔ تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ اس زکوٰۃ سے نبی علیہ السلام نے اپنی اولاد کی حفاظت کا سامان مہیا کردیا۔ اسی طرح میراث کو بھی بند کردیا۔

تو نبی علیہ السلام صحابہ وتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کس طرح کن کوششوں سے اسلام ہم تک پہنچایا یہ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی حفاظت قیامت تک کریں۔ اذا جاء نصر اللہ الآیہ، جب فتح مکہ واقع ہوئی تو اللہ نے انہیں فرمایا۔ اب آپ ہمارے دربار میں آئیں جس طرح کہ ایک کرنل یا ایک جرنل بہادری کرے تو اسے وزیر بنایا جائے۔ تو رسول اللہ کو فرمایا گیا۔ کہ آپ ہمارے دربار میں تشریف لائیے۔ فسبح بحمد ربک واستغفرہ۔ یہ باقی امت فوج ہے۔ ہم اور آپ اسلام کو پھیلائیں گے۔ اب اس شب قدر اور دیہات میں جو اسلام پھیلا ہے ہم اس کی حفاظت کی کوشش کریں گے۔ اس کوشش کے لئے اکابرین دیوبند نے کتنی قربانیاں دی ہیں۔ انگریز کے دور میں امرتسر سے لے کر دہلی تک ہر درخت کے ساتھ ایک عالم یا اس کا ساتھی پھانسی پر لٹکایا جاتا رہا وہ ایسے تشدد کے دور میں اسلام کی حفاظت کے لئے سینہ سپر رہے۔ تو جب ہم ان کے وارث ہیں تو نہ دولت نہ تنخواہ نہ اور کوئی دنیاوی لالچ اور نہ نمود کا لحاظ رکھیں گے۔ ہم حضورؐ کے نقش قدم کے مطابق اللہ کے دین کی اشاعت اور اسلام پھیلانے کی کوشش کریں گے۔ وراثت انبیاء اور خلافت کا عہدہ اللہ نے ہمیں دیا۔ ہم کو اس سے مشرف یاب کیا۔ خداوند قدوس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نضر اللہ امرأ کا مصداق ہمیں بنادے۔

محترم بھائیو! میں نے چند ٹوٹے پھوٹے کلمات آپ کے سامنے عرض کئے۔ میں خود بیمار اور معذور ہوں لیکن

ان بھائیوں نے مجھے دعوت دی۔ یہ میری خوش قسمتی ہے۔معلوم نہیں کب موت کا بلاوا آجائے پھر ملاقات ہو گی یا نہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کے درجات بلند فرمائے۔ یہ جتنے معاونین ہیں جتنے اس علاقہ کے رہنے والے ہیں۔ جتنے مجاہدین کے پشت پناہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں ترقی و خوشحالی نصیب فرمائے۔ میں ناچیز کسی چیز کے بھی قابل نہیں۔ یہ محض آپ کی شفقت ہے۔ کہ آپ لوگوں نے سپاسنامے کی شکل میں اشعار میں اور استقبال کے ذریعہ میری عزت افزائی کی۔ میں اس کا اہل نہیں۔ یہ آپ کے دل کے آئینے صاف ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام راستے پر جا رہے تھے تو بعض لوگوں نے انہیں گالیاں دیں۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام رک گئے انہیں کہا آپ خوب کہتے ہیں۔ آپ گالیاں دیں۔ جب انہوں نے گالیاں ختم کیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے لئے دعائیہ کلمات استعمال کئے۔ شاگردوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ کہ جناب ان لوگوں نے آپ کو گالیاں دی ہیں اور برا بھلا کہا ہے۔ اور آپ ان کو دعائیں دے رہے ہیں۔

تو جس طرح ظرف ہوا اسی طرح مظروف ہوتا ہے۔ ظرف میں جو کچھ مظروف ہو وہی ٹپکے گا۔ اگر دودھ ہو تو دودھ۔ پیشاب ہو تو پیشاب۔ یہ آپ کے اپنے ظرف طاہر طیب اور مزکی ہیں کہ آپ نے مجھ ناچیز کو عزت اور فخر کی نگاہ سے دیکھا۔ ان علماء و فضلاء۔ بزرگان و اکابرین و دیگر فضلاء سابقین کے علم و عمل میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت اور ترقی عطا فرمائے۔ آپ کی سمع خراشی میں نے کی۔ دعا فرمائیں کہ دین کی خدمت کے لئے اللہ تعالیٰ ہمیں صحت دے دے اور تمام مجاہدین و مبلغین جو دین کی تبلیغ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جدوجہد میں کامیاب فرمائے۔

حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہیں:

وامر بالمعروف وانہ عن المنکر۔ تو میرے محترم بھائیو! حضرت شیخ الہندؒ کے پاس طالب علم آتے اور انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں کچھ نصیحت فرمایئے۔ حضرت شیخ الہندؒ نے دو الفاظ بتائے۔ انہوں نے فرمایا۔

دیکھو یہ جو پگڑی آپ لوگوں نے ہمارے سر پر رکھی ہے اسے نہ اتاریں۔ انہوں نے فرمایا دیوبند تو ایک گاؤں ہے اسے کون پہچانتا ہے۔ لیکن فضلاء دیوبند تمام ملک میں پھیل گئے۔ انہوں نے علم کا نمونہ پیش کیا لوگوں نے کہا یہ تو شاگرد ہیں۔ ان کے اساتذہ کا بڑا رتبہ ہو گا۔ جب شاگردوں کی یہ شان ہے۔ تو لوگوں نے مجھے شیخ الہند بنایا۔ اب اگر آپ چلے گئے اور خدانخواستہ شرع کے خلاف کاموں میں مشغول ہو گئے۔ یا ایسے امور میں جو غیر مناسب ہوں تو لوگ کہیں گے کہ یہ تو شاگردوں کے کرشمے ہیں ان کا استاد کیا بلا ہو گا تو یہ جو پگڑی آپ لوگوں نے ہمارے سر پر رکھی ہے یہ نہ اتاریں۔